صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 10 نومبر 2014ء بمطابق 16 محرم الحرام 1436 ہجری بعداز دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ O يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔

(ترجمہ): اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے احتراز کرو کہ بعض گمان گناہ ہیں۔ اور ایک دوسرے کے حال کا تجسس نہ کیا کرو اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے؟ اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے۔ (تو غیبت نہ کرو) اور خدا کا ڈر رکھو بے شک خدا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمہاری قومیں اور قبیلے بنائے۔ تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کرو۔ اور خدا کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہے۔ بے شک خدا سب کچھ جاننے والا (اور) سب سے خبردار ہے۔ و آخِرُ الدَّعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ۔

Mr. Speaker: Questions Answers-----

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی مولانا صاحب۔

رسمی کارروائی

قائد حزب اختلاف: بہت بہت شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! پچھلے دنوں 30 تاریخ کو اس ہاؤس میں جو کچھ ہوا اور جو رویہ روا رکھا گیا جناب سپیکر! اور جس طرح ہماری پارلیمنٹ کی، اس صوبے کی اسمبلی کی جو روایات ہیں، ان روایات کے مطابق، ہماری جمہوری روایات کے مطابق، ہماری اپنی اس صوبے کی روایات کے مطابق بات چیت جناب سپیکر! ہوتی رہتی ہے اور خاص طور پر جب چیف منسٹر یا اپوزیشن لیڈر بات کرتے ہیں تو اس کو Interrupt نہیں کیا جاتا جناب سپیکر! اور سنا جاتا ہے۔ ہمارا یہ صوبہ ہے، ہم سیاسی لوگ ہیں، اگر سیاسی لوگ ایک دوسرے کی بات نہیں سنیں گے اور وہ بھی اس اسمبلی میں، اور جو رویہ سامنے آیا جناب سپیکر! میں نے اس دن بھی بات کی۔ جب میں یہ بات کر رہا تھا کہ اس طرف جو ہماری تمام پارٹیاں ہیں، ان کے جو پارلیمانی لیڈرز ہیں اور ان پارٹیوں کے، جس طرح میں نے اس دن بھی بات کی کہ ہم پر قدغن لگائی جا رہی ہے، ہمارے منہ پر Tape لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جناب سپیکر! ہم آئین کی بات کرتے ہیں، ہم جمہوریت کی بات کرتے ہیں، ہم اسلام کی بات کرتے ہیں، ہم ان سازشوں کو بے نقاب کرتے ہیں، ان سازشوں کے خلاف جب ہم بات کرتے ہیں اور ہم پر دھماکے بھی ہوتے ہیں، ہماری ٹارگٹ کلنگ بھی ہوتی ہے اور دوسری طرف بھی جلسے ہوتے ہیں اور نہ تو وہاں پر آپ کو آج تک کوئی کارروائی سنائی دی ہوگی، نہ ان کو کہیں روکا گیا ہے۔ تو جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں اور یہاں پر ہماری اسمبلی میں بھی یہ کوشش کی جا رہی ہے اور پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلی دفعہ ہوا ہے جناب سپیکر! کہ حکومتی ارکان نے واک آؤٹ کیا ہے اور پھر جو گالم گلوچ یہاں پر ہوئی، جو نعرہ بازی جناب سپیکر! یہاں پر ہوئی، تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب سپیکر! کہ بعض لوگوں نے شاید ایسی عینک پہنی ہوئی ہے کہ جو اسلام آباد میں ہو رہا ہے، جو جمہوریت کے خلاف سازش ہو رہی ہے، جو اسلام کے خلاف ہو رہا ہے، جو کچھ ہو رہا ہے اور جمہوری اداروں کے خلاف ہو رہا ہے، وہ اس عینک سے ان کو شاید شریعت کے مطابق، آئین کے مطابق، جمہوریت کے

مطابق نظر آرہا ہے اور شاید ہم جو ان کو دکھائی دے رہے ہیں تو شاید ہم آئین کے خلاف کر رہے ہیں، ہم شریعت کے خلاف کر رہے ہیں۔ تو دکھ ان کو اس طرح آرہا ہے جناب سپیکر! اور شاعر کا ایک شعر ہے کہ:

ے ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام — وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

(تالیاں)

قائد حزب اختلاف: تو جناب سپیکر! ہم نے، اس ہاؤس کا تقدس جو پامال ہوا ہے، ہم نے ہی اس کے تقدس کو بحال کرنا ہے جناب سپیکر! اور ہم حکومتی ارکان کے اس رویئے کے خلاف اور جو اس وقت ہماری نگہت اورکزئی کے خلاف، اس وقت ان کو گالیاں دی گئیں، اس کے خلاف جن حرکات کو پورے پاکستان میں میڈیا نے دکھایا اور ہمارے ایک دوسرے ایم پی اے بھی اس وقت موجود تھے اور جو کچھ ان کے ساتھ ہوا جناب سپیکر! حکومت کے اس رویئے کے خلاف ہم آج اس اجلاس سے بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے اراکین ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: مولانا صاحب! ہماری ریکویسٹ یہ ہے کہ آپ جاری رکھیں، یہ آپ کا اپنا ہاؤس ہے، یہاں آپ اپنا نقطہ نظر دے دیں۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عنایت صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سر! میری ریکویسٹ ہے کہ وہ ہماری بات کو سنیں، ہماری بات سنیں، اس کے بعد نکل جائیں۔

جناب سپیکر: جی جی، عنایت صاحب!

(شور اور 'گو عمران گو' اور 'گو نواز گو' کے نعرے)

جناب سپیکر: خاموش، خاموش، خاموش، خاموش، خاموش، خاموش، خاموش، خاموش خاموش، شوکت! خاموش ہوں، خاموش۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: عنایت خان، عنایت خان، عنایت پلیز۔

سینیئر وزیر (بلدیات): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ محترم جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے حکومت کی پوزیشن کلیئر کرنے اور ریکارڈ کی درستگی کا موقع دیا۔ ہمارے اپوزیشن کے ساتھی نکل چکے ہیں، ایوان سے نکل رہے ہیں اور شاید وہ ٹی وی سکرین پر کارروائی دیکھ رہے ہوں گے اور ہماری خواہش تھی کہ ہم ان کی موجودگی میں بات کریں اور یہ جو ناخوشگوار واقعہ آٹھ دس روز پہلے ہوا تھا، ہم چاہتے تھے کہ وہ خوش اسلوبی سے حل ہو اور یہ جو ایوان ہے، اس کی کارروائی دوبارہ شروع ہو اور اس کی جو Traditions ہیں، روایات ہیں جس کے تحت اپوزیشن کے ساتھ مل کے ایوان کو چلایا جاتا ہے اور اس صوبے کے انٹرسٹ میں فیصلے ہوتے ہیں لیکن ہمارے دوست نکل گئے ہیں، ہم ان سے بھی بات کریں گے، یہاں سے نکل کر ان سے بھی بات کریں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس روز جو کچھ ہوا تھا، وہ نامناسب تھا، اس روز جو کچھ ہوا تھا، وہ نامناسب تھا اور چاہے جس سائڈ سے بھی ہوا تھا، چاہے ہماری طرف سے زیادتی ہوئی تھی، وہ بھی اس ایوان کے تقدس کا خیال نہیں رکھا گیا تھا اور اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی ہوئی تھی تو وہ بھی زیادتی ہوئی تھی اور ہم اچھے Spirit میں، Good spirit میں یہ چاہتے ہیں کہ اس ایوان کو قاعدے اور ضابطے کے تحت چلائیں اور اس کے اندر ہنگامہ نہ ہو، اس کے اندر شور شرابہ نہ ہو، اس کے اندر گالم گلوچ نہ ہو اور ہمارے اوپر باہر لوگ ہنسیں نہ، اخبارات کے اندر ہمارے اوپر تبصرے نہ ہوں اور ویسے بھی جو ڈیموکریٹک سیٹ اپ ہے، ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشنز ہیں پاکستان کے اندر، ان کے اوپر لوگوں کا Trust develop نہیں ہوا ہے ابھی تک اور انسٹی ٹیوشنز جو ہیں، پولیٹیکل انسٹی ٹیوشنز، ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوشنز Strengthen نہیں ہوئے ہیں کیونکہ یہاں جمہوریت کو چلنے نہیں دیا گیا ہے اور جمہوریت کو جب چلنے دیا جاتا اور یہ سلسلے چلتے تو اس کے نتیجے میں Democracy strengthen ہوتی، Establish ہوتی۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ ہم ایوان کے اندر ذمہ داری کا احساس کریں، اپوزیشن اور ٹریژری بنچز دونوں ذمہ داری کا احساس کریں اور سیاسی ادارے، ہم پولیٹیکل پراسیس کو چلنے دیں۔ اس کیلئے ہم چاہتے ہیں کہ اس ایوان کو چلائیں، اس کو رولز آف بزنس کے تحت چلائیں اور یہ جو ہمیں ایجنڈا دیا گیا ہے، بڑا لمبا ایجنڈا ہے، اس کیلئے کوئسچنز، اپوزیشن کی طرف سے کوئسچنز آئے ہیں۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر حزب اختلاف کے رکن جناب شاہ حسین خان ایوان میں تشریف لے آئے)

(تالیاں)

ایک رکن: وہ بندے گننے کیلئے آیا ہے، کاؤنٹنگ کیلئے۔

سینئیر وزیر (بلدیات): اپوزیشن کی طرف سے کوئسچنز آئے ہیں، ہمارا خیال تھا کہ پبلک انٹرسٹ میں ہے اور ہم ان سے گزارش کریں گے، ان سے ریکویسٹ کریں گے اور آپ کی وساطت سے اب بھی ریکویسٹ کرتے ہیں کہ ایوان میں واپس آئیں اور پبلک انٹرسٹ میں جو ڈیبیٹ ہو رہی ہے، جو بزنس ہو رہا ہے، اس کو چلنے دیں۔ اس میں لیجسلیشن ہے ہمارے سامنے، انہی کی تحاریک التواء ہیں، انہی کی اپوزیشن کے دوستوں کے کال اٹینشن نوٹسز ہیں اور اگر وہ ایوان کو چلنے دیتے ہیں تو اس کے نتیجے میں پبلک انٹرسٹ جو ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: ہم عنایت خان! بالکل آپ کی، ہم اپنا ایجنڈا آگے بڑھائیں گے لیکن میری ریکویسٹ یہ ہو گی کہ آپ، شہرام خان اور ہمارے امتیاز شاہد صاحب، یہ ان کے ساتھ جائیں اور اپنا نقطہ نظر دے دیں اور مظفر سید۔۔۔۔

سینئیر وزیر (بلدیات): میرا خیال ہے کہ آپ ایجنڈے کو چلائیں۔

جناب سپیکر: ہم ایجنڈے کو چلاتے ہیں، آپ ان کے پاس جا کے ریکویسٹ کر لیں۔ ٹھیک ہے جی؟

سینئیر وزیر (بلدیات): صحیح ہے جی۔

جناب سپیکر: عنایت، شہرام، امتیاز شاہد اور مظفر سید۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: ہاں، اور ہمارے منسٹر صاحب، انفارمیشن منسٹر، مشتاق غنی۔ کوئسچن نمبر۔۔۔۔

جناب بہرام خان: جناب سپیکر! اگر اپوزیشن آتی اور پھر کارروائی ہوتی تو اچھا ہوتا۔

جناب سپیکر: اپنا ایجنڈا پورا کرتے ہیں۔ 'کوئسچنز آور' ۔ کوئسچن نمبر 1375، مفتی سید جانان صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1376، مفتی سید جانان صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1867، مفتی سید جانان صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1868، مفتی سید جانان صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1908۔۔۔۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر خوراک): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی۔

وزیر خوراک: جناب سپیکر! یہ دوبارہ پھر یہ کریں گے، پھر ڈیپارٹمنٹ ان کو Answer کرے گا اگر یہ پینڈنگ ہو جاتے، Lapsed تو دوبارہ پھر اس کی Exercise گورنمنٹ کرے گی، گورنمنٹ پھر یہ Exercise کرے گی اس پر۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ Lapsed ہیں، ہمارے پاس کافی بڑا ایجنڈا پڑا ہے آگے بھی۔ کوئسچن نمبر 1908، عبدالکریم خان، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1868، مفتی سید جانان، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1876، مفتی سید جانان، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 1990، مفتی فضل غفور صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2042، مفتی فضل غفور صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2043، مفتی فضل غفور صاحب، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2076، مفتی فضل غفور، (موجود نہیں)۔ کوئسچن نمبر 2077، عصمت اللہ صاحب، ایم پی اے، (موجود نہیں)۔

غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

1375 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات میں سال 2008 سے تاحال مختلف آسامیوں پر تعیناتی کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ تعیناتی میرٹ پر کی گئی ہے؛

(ج) اگر (االف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2008 سے تاحال تمام بھرتی شدہ افراد کی لسٹ، ٹیسٹ و انٹرویو کے کاغذات، اخبار میں اشتہارات کی نقول اور ناکام امیدواروں کے کاغذات کی نقول فراہم کی جائیں؛

(ii) جو افراد جن جن آسامیوں پر تعینات ہوئے ہیں، ان کی سکیل وائز مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، تمام تعیناتیاں خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر کی گئی ہیں۔

(ج) (i) مختلف آسامیوں پر بھرتی کئے گئے افراد کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ محکمہ ماحولیات۔(ضمیمہ الف)

2۔ محکمہ جنگلی حیات(ضمیمہ ب)

3۔ چیف کنزرویٹر فارسٹ، ملاکنڈ ریجن(ضمیمہ پ)

4۔ چیف کنزرویٹر فارسٹ تھری،ایبٹ آباد ریجن(ضمیمہ ت)

5۔ چیف کنزرویٹر فارسٹ ون، پشاور(ضمیمہ ث)

6۔ محکمہ جنگلاتی ترقیاتی کارپوریشن(ضمیمہ ج)

7۔ پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ پشاور یکم جولائی 2011 کو اٹھارہویں آئینی ترمیم کے تحت صوبہ خیبر پختونخوا کو منتقل (Devolve)ہوا ہے۔ ادارہ ہذا میں یکم جولائی 2011 سے تاحال صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کی زیر نگرانی کسی بھی آسامی پر تعیناتی نہیں ہوئی ہے(ضمیمہ د)۔

(ii) ایضاً۔

(مذکورہ بالا تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

1376 _ مفتی سید جانان: کیاوزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ :

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ماحولیات میں سال 2009 سے تاحال مختلف اضلاع میں آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ بھرتی اضلاع میں برابری کی بنیاد پر یعنی کچھ اضلاع میں زیادہ اور کچھ اضلاع میں کم کی گئی ہے؛

(ج) اگر(الف)و(ب)کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) سال 2009 سے تاحال جن اضلاع میں جن جن آسامیوں پر بھرتی کی گئی ہے، کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) ضلع ہنگو میں بھرتی شدہ افراد کن کن آسامیوں پر کس کی سفارش پر بھرتی ہوئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، سال 2009 سے تاحال محکمہ ماحولیات کے تحت تمام سکیموں (ماسوائے پاکستان فارسٹ انسٹی ٹیوٹ کے) مختلف اضلاع میں بھرتی کی گئی ہے۔

(ب) محکمہ ماحولیات کے ماتحت دفاتر جیسے چیف کنزرویٹر فارسٹ ون پشاور، چیف کنزرویٹر فارسٹ ٹو ایبٹ آباد، چیف کنزرویٹر فارسٹ تھری ملاکنڈ سوات میں بھرتیاں ڈویژن، میرٹ اور برابری کی بنیاد پر کی گئی ہیں جبکہ محکمہ جنگلی حیات میں بھرتی برابری کی بنیاد پر نہیں کی جاتی۔

(ج) (i) تفصیل درج ذیل ہے:

- چیف کنزرویٹر فارسٹ ون، پشاور (ضمیمہ الف)
- چیف کنزرویٹر فارسٹ ٹو، ایبٹ آباد (ضمیمہ ب)
- چیف کنزروٹر فارسٹ تھری، ملاکنڈ سوات (ضمیمہ ج)
- ادارہ تحفظ ماحولیات (ضمیمہ د)
- تاہم محکمہ جنگلی حیات (ضمیمہ ر)

جبکہ فارسٹ ڈیویلپمنٹ کارپویشن میں مختلف اضلاع میں مستقل اور عارضی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں (ضمیمہ ش)۔

(ii) ضلع ہنگو کی تفصیل ضمیمہ ز، س اور ش پر ملاحظہ فرمائیں)

(مذکورہ بالا تفصیلات ایوان کو فراہم کی گئیں)

1867 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبے کے مختلف مقامات پر قانونی و غیر قانونی طریقہ سے جنگلات کی کٹائی جاری ہے جس کی وجہ سے ماحولیاتی و دیگر مسائل پیدا ہورہے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2008 سے تاحال کتنے رقبے پر جنگلات کن کن مقامات پر موجود ہیں، نیز سال 2008 کے مقابلے میں تاحال کتنے جنگلات کم ہو گئے ہیں؛

(ii) موجودہ حکومت نے کتنے رقبے پر شجر کاری کی، تفصیل فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) چیف کنزرویٹر آف فارسٹ پشاور، ایبٹ آباد اور ملاکنڈ کے جوابات کی تفصیل بالترتیب ضمیمہ الف، ب اور ج پر ایوان کو فراہم کی گئیں۔

(ب) (i) ایضاً۔

(ii) ایضاً۔

1868 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں صوبہ کے مختلف اضلاع میں کئی مقامات پر پٹوار خانوں کی تعمیر کیلئے فنڈز مختص کئے گئے؛

(ب) مذکورہ پٹوار خانوں کی تعمیر کیلئے باقاعدہ ٹینڈرز بھی ہوئے مگر تاحال ان پر کام شروع نہ ہو سکا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) صوبے میں منظور شدہ پٹوار خانوں کی تفصیل ضلع وائز فراہم کی جائے، نیز جن اضلاع میں باقاعدہ ٹینڈر ہوا ہے، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) جن اضلاع میں ٹینڈر کے باوجود کام شروع نہیں ہوا، اس کی وجہ بتائی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال واملاک): (الف) سال 13-2012 میں اے ڈی پی سکیم کے تحت 100 پٹوار خانوں کی منظوری دی گئی تھی جس پر 238.728 ملین لاگت کا پی سی ون منظور ہو چکا ہے۔ اس ضمن میں بورڈ آف ریونیو نے 11 اضلاع مختص کئے ہیں جہاں سرکاری زمین موجود ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(01) ڈی آئی خان	(02) کوہاٹ	(03) ہنگو	(04) سوات
(05) بونیر	(06) صوابی	(07) مردان	(08) چترال
(09) ایبٹ آباد	(10) ہری پور	(11) بٹگرام	

(ب) اس سلسلے میں عرض یہ ہے کہ وزیر صوبہ خیبر پختونخوا کی ہدایات پر بعد از شامل کرنے پر Consulting charges 2% اور Supervision charges 3% ضلع صوابی، سوات، بونیر،

مانسہرہ، بٹگرام، مردان اور ہنگو نے Revised PC-1 ارسال کئے جس کو باقاعدہ طور پر ڈی ڈی ڈبلیو پی میٹنگ میں منظور کر کے Administrative approval جاری کی جاچکی ہے اور محکمہ مواصلات و تعمیرات کے نمائندوں کو تاکید کی گئی ہے کہ مذکورہ پٹوار خانوں پر جلد کام شروع کیا جائے تاکہ بروقت کام ختم کیا جاسکے۔ تاحال ضلع سوات اور بٹگرام کے ٹینڈرز اخبارات میں شائع ہوچکے ہیں جبکہ صوابی میں کنسلٹنٹ نامزد ہوچکا ہے جس کا کیس SE کو باقاعدہ منظوری کیلئے ارسال کیا گیا ہے۔ چونکہ قانونی تقاضے پورے نہیں ہوئے ہیں اسلئے ان پٹوار خانوں پر کام شروع نہیں ہوا ہے۔

(ج) (i) ضلع وائز پٹوار خانے جن کی منظوری ڈی ڈی ڈبلیو پی دے چکی ہے، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔
تاحال ضلع سوات اور بٹگرام کے ٹینڈرز شائع ہوچکے ہیں۔

Detail of Patwar Khanas which is required to be constructed:

S. No	District	Name of place/Patwar Khana
01	D.I.Khan	1. Muryali 2. Bilot Kach 3. Paniala 4. Daraband
02	Kohat	1. Usterzai 2. Muslim Abad 3. Khushal Garh 4. Shakardara
03	Hangu	1. Karbogha Sharif 2. Tora Wari
04	Swat	1. Shah Derai 2. Kabal/Chindakhware 3. Charbagh 4. Behrin
05	Buner	1. Nagrai 2. Bajkata 3. Daggar 4. Ghurghooshto
06	Swabi	1. Beka 2. Maneri Bala 3. Maini 4. Ismaila
07	Mardan	1. Katlang

		2.	Gahri Doulat Zai
		3.	Kot Ismail Zai
		4.	Gujrat
08	Chitral	1.	Proper Chitral
		2.	Drosh
		3.	Mastuj
09	Abbottabad	1.	Bagh
		2.	Kakot
		3.	Berote Kalam
		4.	Boi
10	Mansehra	1.	Ichrian
		2.	Potha
		3.	Dodial
11	Battagram	1.	Ajmera
		2.	Kass Bana

(ii) چونکہ ٹینڈرز شائع ہو چکے ہیں مگر مزید کارروائی مکمل نہیں ہوئی ہے اسلئے ان پر کام ابھی شروع نہیں ہوا۔ تمام قانونی تقاضے پورے ہونے کے بعد ان پر باقاعدہ کام شروع کیا جائے گا۔

1908 _ جناب عبدالکریم: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع صوابی کو سالانہ معدنیات کی مد میں آمدنی حاصل ہوتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2012-13 اور 2013-14 میں ضلع صوابی کو جن جن معدنیات سے آمدنی حاصل ہوئی ہے، اس کی الگ الگ تفصیل حلقہ وائز فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ بات صحیح ہے کہ ضلع صوابی کو سالانہ معدنیات کی مد سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔

(ب) آمدنی کی تفصیل درج ذیل ہے:

➢ حلقہ نمبر 31:

نمبر شمار	معدنیات کا نام	سال	وصول شدہ رقم
01۔	لائم سٹون، کوارڈزائیٹ	2012-13	-/106572 روپے
	ڈولومائیٹ	---	---

	ادنیٰ معدنیات	2012-13	354000/- روپے
02۔	لائم سٹون، کوارڈزائیٹ	2012-13	40000/- روپے
	ڈولومائیٹ	---	---
	ادنیٰ معدنیات	2012-13	402168/- روپے

➢ <u>حلقہ نمبر32:</u>

01	ڈولومائیٹ، ماربل	2012-13	21666/- روپے
	گرینائیٹ	---	---
	ادنیٰ معدنیات	2012-13	418152/- روپے
02۔	ڈولومائیٹ، ماربل	2012-14	302306/- روپے
	گرینائیٹ	---	---
	ادنیٰ معدنیات	2013-14	335668/- روپے

➢ <u>حلقہ نمبر33:</u>

01۔	اعلیٰ معدنیات	2012-13	49850/- روپے
	ادنیٰ معدنیات	2012-13	944700/- روپے
02۔	اعلیٰ معدنیات	2013-14	22000/- روپے
	ادنیٰ معدنیات	2013-14	524432/- روپے

➢ <u>حلقہ نمبر34:</u>

01۔	لائم سٹون، ڈولومائیٹ	2012-13	---
	سلیٹ سٹون	---	---
02۔	ادنیٰ معدنیات	2012-13	523117/- روپے
	لائم سٹون، سلیٹ سٹون	2013-14	40000/- روپے
	ڈولومائیٹ	---	---

ادنیٰ معدنیات	2013-14	1951155/- روپے

➢ <u>حلقہ نمبر35:</u>

01۔	ڈولومائیٹ	2012-13	---
	ادنیٰ معدنیات	2012-13	---
02۔	اعلیٰ معدنیات	2013-14	---
	ادنیٰ معدنیات	2013-14	65000/- روپے

➢ <u>حلقہ نمبر36:</u>

1۔	سینڈ سٹون، گرینائیٹ	2012-13	41000/- روپے
	ادنیٰ معدنیات	2012-13	---
02۔	سینڈ سٹون، گرینائیٹ	2013-14	144848/- روپے
	ادنیٰ معدنیات	2013-14	---

سال 2012-13 کی حاصل ہونی والی آمدنی: 219088/- روپے

سال 2012-13 ادنیٰ معدنیات سے ہونی والی آمدنی: 2280969/- روپے

سال 2012-13 رائیلٹی آکشن مردان/صوابی: 25640440/- روپے

کل: **2,81,40,497/-** روپے

سال 2012-13 کی حاصل ہونی والی آمدنی: 549154/- روپے

سال 2013-14 ادنیٰ معدنیات سے آمدنی: 3278363/- روپے

سال 2013-14 رائیلٹی، آکشن مردان/صوابی: 26200440/- روپے

کل: **3,00,27,957/-** روپے

1876 _ <u>مفتی سید جانان</u>: کیا وزیر آبکاری و محاصل ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ کے مختلف ہوٹلوں اور دیگر مقامات کو شراب کی خرید و فروخت کیلئے پرمٹ جاری کئے گئے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ صوبے کے کئی لوگ اس کاروبار سے وابستہ ہیں؛

(ج) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) صوبہ میں جن ہوٹلوں کو پرمٹ جاری کئے گئے ہیں، ان کے نام و پتہ کی تفصیل بتائی جائے، نیز جن کمپنیوں کی شراب فروخت ہو رہی ہے، ان کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) آیا حکومت اس غیر قانونی کاروبار میں ملوث افراد کے خلاف اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب جمشید الدین (وزیر آبکاری و محاصل): (الف) جی نہیں۔

(ب) چونکہ محکمہ آبکاری و محاصل نے کوئی پرمٹ جاری نہیں کیا ہے لہذا اس سے وابستہ ہر سرگرمی غیر قانونی تصور ہو گی۔

(ج) (i) صوبہ بھر میں کسی ہوٹل کو شراب کی فروحت کا پرمٹ جاری نہیں کیا گیا ہے۔

(ii) محکمہ آبکاری و محاصل شراب و دیگر منشیات کے خلاف سرگرم عمل ہے جس کے نتیجے میں بڑی مقدار میں منشیات قبضہ میں لی گئیں جن میں 861 بوتل اور 202 لیٹر شراب شامل ہے اور ملزمان کے خلاف متعلقہ دفعات کے تحت مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

1990 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ماحولیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے جنگلی حیات کی حفاظت کیلئے پہاڑی، ہوائی اور آبی شکاروں پر پابندی لگائی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مخصوص لوگوں کو شکار کیلئے اجازت نامے دیئے جا رہے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ بھر میں مشہور شکار گاہوں کی فہرست فراہم کریں، نیز جن جن افراد کو شکار کی اجازت نامے ملے ہیں، ان کے نام بمعہ پتہ جات فراہم کی جائے۔ نیز صوبہ بھر میں موجود پہاڑی، ہوائی اور آبی مشہور شکاروں کی فہرست فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے لیکن یہ پابندی پورے سال کیلئے نہیں ہوتی اور شکار کے سیزن میں مخصوص شکار گاہوں اور دیگر علاقوں میں بعض اقسام کے پرندوں کی محدود تعداد کے شکار کی اجازت دی جاتی ہے۔

(ب) جی نہیں، شکار کا لائسنس کوئی بھی شخص لے سکتا ہے اور جن لوگوں کے ساتھ شکار کا لائسنس ہوتا ہے تو ان کو مخصوص شکار گاہوں میں پہلے آنے والی پارٹی (یعنی پانچ افراد) کو شکار گاہ کے ایک یونٹ میں سیزن کے صرف اتوار کے دن کیلئے خصوصی اجازت نامے جاری کئے جاتے ہیں۔ سیزن کا دورانیہ صرف نومبر سے فروری کے مہینے تک ہوتا ہے اور اس کیلئے لوگوں کا مخصوص ہونا ضروری نہیں ہوتا۔

(ج) صوبہ خیبر پختونخوا میں شکار گاہوں کی فہرست ایوان کو فراہم کی گئی۔ پچھلے سال جن افراد کو خصوصی شکار گاہوں میں شکار کے اجازت نامے ملے ہیں، ان کی فہرست بھی ایوان کو فراہم کی گئی۔

2042 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مائنز لیبرز کو حادثات کی صورت میں ورکرز ویلفیئر کی طرف سے مالی اعانت دی جاتی ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 سے جون 2014 تک بونیر کے ماربل مائنز حادثات کی وجہ سے بہت سارے مزدور زخمی اور وفات پا گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو 2010 سے جون 2014 تک بونیر حلقہ PK-79 میں مائنز لیبرز کو پیش آور حادثات کی وجہ سے کتنی اموات اور زخمی ریکارڈ کئے گئے ہیں، نیز کس کس مزدور کیساتھ کتنا تعاون کیا گیا ہے، تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں، لیکن عرصہ دراز سے معاوضہ نہیں دیا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں، ضلع بونیر میں 2010 سے جون 2014 تک کئی مزدور زخمی اور کئی فوت ہو گئے ہیں۔

(ج) ہمارے ریکارڈ کے مطابق ضلع بونیر میں 2010 سے جون 2014 تک 24 مزدور وفات اور تین زخمی ہوئے ہیں۔ محکمہ ہذا کی طرف سے مندرجہ بالا فوت شدہ مزدوروں کے کاغذات ورکرز ویلفیئر بورڈ کو ارسال کئے گئے ہیں جو کہ زیر التواء ہیں اور ابھی تک کسی مزدور کو کوئی معاوضہ نہیں ملا ہے۔

2043 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر ماحولیات (جنگلی حیات) ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ ہذا کے تحت مختلف ذیلی اداراہ جات میں ضلع بونیر میں کلاس فور کی آسامیاں خالی ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ ماحولیات و جنگلات کے مختلف ذیلی ادارہ جات میں 11 مئی 2013 کے بعد کئی کلاس فور آسامیوں پر تعیناتیاں ہوئی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہو تو موجودہ خالی آسامیوں کی تعداد و نوعیت کی تفصیلات فراہم کریں۔ نیز بونیر میں 11 مئی 2013 کے بعد محکمہ ہذا کے ماتحت ادارہ جات میں بھرتی شدہ کلاس فور ملازمین کی فہرست بھی فراہم کی جائے؟

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): (الف) جی نہیں، ضلع بونیر میں کلاس فور کی کوئی آسامی خالی نہیں۔

(ب) محکمہ جنگلی حیات ضلع بونیر میں 11 مئی 2013 کے بعد دو نائب قاصد حکومت کے وضع کردہ طریقہ کار کے تحت تعینات کئے گئے ہیں۔

(ج) ضلع بونیر میں محکمہ ہذا کی زیر نگرانی کلاس فور کی کوئی آسامی خالی نہیں، نیز بھرتی شدہ ملازمین کی فہرست درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ملازم	پتہ
01	وسیع اللہ ولد سیف الرحمان	گاؤں چینہ، بونیر
02	بخت شیر ولد رحیم داد شاہ	گاؤں خائستہ بابا، بونیر

2076 _ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر معدنیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے پاس بونیر کے ماربل سے جمع شدہ ایک خطیر رقم بمعہ ایکسائز ڈیوٹی اور ماربل رائیلٹی موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ماربل ٹرانسپورٹیشن کی وجہ سے تورورسک نواں کلی ٹوکاٹکلہ روڈ خستہ حال ہو چکا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حلقہ PK-79 کی ماربل ایکسائز رائیلٹی سے جمع شدہ رقم کتنی ہے، نیز ماربل ٹرانسپورٹیشن سے تباہ شدہ انفراسٹرکچر کی بحالی کیلئے حکومت کے پاس کیا حکمت

عملی ہے۔ آیا محکمہ جمع شدہ رقوم کو تورور سک ٹو کاٹگلہ براستہ نواں کلی روڈ کی دوبارہ تعمیر کیلئے منظوری دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) ضلع بونیر میں ماربل پر ایکسائز ڈیوٹی اور رائیلٹی کی مد میں وصول شدہ رقوم محکمے کے پاس موجود نہیں ہوتی بلکہ وہ رقوم صوبائی خزانے میں متعلقہ ہیڈ آف اکاؤنٹس کے تحت جمع کی جاتی ہے۔

(ب) محکمہ معدنیات کا سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے کوئی تعلق نہیں اسلئے محکمہ ہذا کے پاس سڑکوں کی خستہ حالی کے بارے میں کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا۔

(ج) محکمہ معدنیات ہر سال رائیلٹی اور ایکسائز ڈیوٹی کی وصولی کے ٹھیکے حلقہ یا ضلع کی سطح پر نیلام نہیں کرتا بلکہ ان کی نیلامیاں ڈویژن کی سطح پر کی جاتی ہیں اور اس مد میں حاصل شدہ رقم صوبائی خزانے میں متعلقہ ہیڈ آف اکاؤنٹس کے تحت جمع کی جاتی ہے۔ جہاں تک سڑکوں کی تعمیر و مرمت کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں متعلقہ محکمے سے رجوع کیا جائے۔

2077 _ جناب محمد عصمت اللہ: کیا وزیر مال ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 1976 میں کوہستان کو ضلع کا درجہ دیا گیا اور اس وقت ایک ہی سب ڈویژن داسو تھا جو کہ 159 دیہات پر مشتمل تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ سال 1977 میں ضلع سوات، شانگلہ کے سب ڈویژن کا کچھ حصہ انتظامی طور پر سب ڈویژن پٹن قائم کر کے ضلع کوہستان میں شامل کیا گیا جو کہ 154 دیہات پر مشتمل تھا؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ بعد ازاں سب ڈویژن داسو اور سب ڈویژن پٹن کے کچھ علاقے ایک دوسرے میں ضم کئے گئے جبکہ سب ڈویژن داسو کا علاقہ انتظامی طور پر صوبہ خیبر پختونخوا کے زیر انتظام قبائلی علاقہ ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سب ڈویژن کے کون کونسے علاقے کب اور کس مجاز اتھارٹی نے کس قانون کے تحت ایک دوسرے میں شامل کئے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب علی امین خان (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع سوات کے 154 گاؤں کا انتظامی طور پر ضلع کوہستان کے ساتھ بذریعہ نوٹیفکیشن No. Rev: VII/M-89/19577 مورخہ 01-10-1976 الحاق کیا گیا۔

(ج) 1۔ داسو کا کوئی علاقہ کسی دوسرے سب ڈویژن یا تحصیل میں شامل نہیں کیا گیا۔

2۔ سب ڈویژن پٹن کے کچھ دیہات سب ڈویژن داسو اور تحصیل کندیاں میں شامل کیے گئے ہیں۔

(د) جو علاقے سب ڈویژن داسو اور تحصیل کندیاں میں شامل کیے گئے ہیں، اس کا نوٹیفکیشن No. Rev:VI/Kohistan/3283 dated 07-02-2014 ملاحظہ کیا گیا جس کی منظوری قانون کے مطابق وزیر اعلیٰ صاحب سے باقاعدہ لی گئی ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: Leave Applications، یہ کچھ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب محمود جان صاحب، ایم پی اے Ex-Pakistan Leave، 04-11-2014 تا اختتام اجلاس؛ محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، پارلیمانی سیکرٹری 10-11-2014؛ جناب امجد خان آفریدی 10-11-2014 تا 12-11-2014؛ جناب وجیہہ الزمان صاحب، ایم پی اے 10-11-2014؛ جناب یاسین خلیل صاحب، ایم پی اے 10-11-2014؛ جناب میاں ضیاء الرحمان صاحب 10-11-2014؛ جناب سردار ظہور احمد صاحب 10-11-2014؛ جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے 10-11-2014؛ یہ درخواستیں منظور ہیں چھٹی کی؟

(تحریک منظور کی گئی)

<u>Mr. Speaker</u>: Privilege Motions, Call Attentions, item No. 07. Mr. Fakhr-e-Azam Khan Wazir. (Not present). Deferred.

اس کو بھی ڈیفر کریں گے، ڈیفر کرتے ہیں۔ صرف د دس منټ د پاره وقفه او د مونځ وقفه او د چائې وقفه ده، پندره منټ او د هغې نه پس به بیا کارروائی جاری ساتو۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

<u>جناب سپیکر</u>: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ معزز اراکین! اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، معزز اراکین! اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، پلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا لینڈ ریونیو مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Item No. 08, Ali, honourable Minister for Revenue.

Mr. Ali Amin Khan (Minister for Revenue): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill, 2014, may be taken into consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill.

(Pandemonium)

جناب سپیکر: آپ مہربانی کریں یہ جو بل پاس ہو رہا ہے تو تھوڑا سنجیدگی کا مظاہرہ کریں۔ اس طرح نہیں ہے کہ کوئی گفتگو ہو۔ Amendment in Clause 4 of the Bill, honourable Minister for Revenue.

Minister for Revenue: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that in Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill, 2014 the following amendment may be made;

In the said Bill, in Clause 4, in sub-clause (c), for the words "the Chairman of Tehsil Council, Town Council, Village Council", the words "the Chairman of the Union Committee, Town Committee or Union Council" shall be substituted.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Minister, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Sub-clause (a), (b) and (d) of Clause 4 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 5 to 10 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 to 10 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 to 10 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا لینڈ ریونیو مجریہ 2014)

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister for Revenue.

Minister for Revenue: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Land Revenue (Amendment) Bill, 2014 may be passed with amendment? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendment.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

(خیبر پختونخوا رجسٹریشن مجریہ 2014)

Mr. Speaker: Honourable Minister for Revenue, Item No. 10.

Minister for Revenue: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. ‘Consideration Stage’: Since no amendment has bee moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 1 may stands part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Madam Aamna Sardar, dropped, amendment dropped; therefore, original Clause 2 stands part of the Bill. The ‘Ayes’ have it. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 3 stands part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

(خیبر پختونخوا رجسٹریشن مجریہ 2014)

Mr. Speaker: ‘Passage Stage’: Honourable Minister for Revenue.

Minister for Revenue: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Registration (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The Bill is passed.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا زیر غور لایا جانا

{پراونشل موٹر وہیکلز (خیبر پختونخوا) مجریہ 2014}

Mr. Speaker: Item No. 12, honourable Minister for Excise, Mian Jamshed Sahib, (Not present). Minister for Law (Not present) Malik Shah Muhammad.

Mr. Shah Muhammad Khan (Special Assistant for Transport): Mr. Speaker, I beg to move that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill, Madam Aamna Sardar, یہ ہو گئے۔ Lapsed, therefore, original Clause 4 stands part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clauses 5 and 6 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 5 and 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 5 and 6 stand part of the Bill. Long Title and Preamble also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) کا پاس کیا جانا

{پراونشل موٹروہیکلز(خیبرپختونخوا)مجریہ2014}

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Honourable Minister, Malik Shah Muhammad.

Special Assistant for Transport: Mr. Speaker, I beg to move that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Provincial Motor Vehicles (Khyber Pakhtunkhwa) (Amendment) Bill, 2014 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(Applause)

Mr. Speaker: The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

(اجلاس بروز منگل مورخہ 11نومبر 2014ءبعدازدوپہر دوبجے تک کیلئے ملتوی ہوگیا)